جلد ۲۶ | ۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۹

# گائے کی قربانی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تعامل

لکھنؤ کے کسی پروفیسر سید محمد صادق صاحب نے "گاؤکشی۔ اور اسلام" کے زیر عنوان ایک پمفلٹ شائع کیا۔ جس کے بعض اقتباسات ہمیں اخبار "پرتاپ" کی ایک تازہ اشاعت میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ افسوس پروفیسر صاحب مذکور باوجود مسلمان کہلانے کے۔ اور باوجود علوم عربیہ میں دسترس رکھنے کے اس مسئلہ کے متعلق صحیح راہ اختیار نہیں کر سکے۔ اور انہوں نے جس نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہا ہے۔ وہ اسلام کے خلاف ہے:۔

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں:۔

"عام طور پر مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ قربانی کی رگ استحباب صرف گائے ہی سے وابستہ ہے۔ مگر یہ خیال پیغمبر کی سیرت کے پیش نگاہ ہونے کے بعد تارِ عنکبوت سے زیادہ کمزور نظر آنے لگتا ہے۔ قربانی کے سلسلہ میں اگر گائے کو کچھ بھی اہمیت حاصل ہوتی۔ تو یقیناً پیغمبر کبھی اس کو نظر انداز نہ فرماتے۔ لیکن اب آئے یا مورخین کا تسامح کہیں۔ یا رسول اکرم کی شرعی مصلحت۔ کہ اسلامی تاریخوں کا کوئی لفظ اس کی تائید کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔"

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ مسلمان نہ تو قربانی کے لئے صرف گائے کو منتخب کرتے ہیں۔ اور نہ گائے کے محافظوں کی رگ حمیت صرف قربانی کے موقعہ پر پھڑکتی ہے۔ کہ محض گائے کی قربانی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص احکام تلاش کئے جائیں۔ اصل چیز گائے کا ذبح کرنا ہے۔ خواہ اسے قربانی کے لئے ذبح کیا جائے۔ یا اور ضروریات کے لئے۔ اور اسی کے خلاف ہندو شور مچاتے ہیں۔ اس کے متعلق دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام الٰہی میں۔ یا آپ کے ارشادات میں کوئی ذکر ہے۔ یا نہیں۔ سو قرآن کریم میں آتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً

اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ تم گائے ذبح کرو۔ گو اس حکم کا خطاب بنی اسرائیل سے ہے۔ مگر اشارۃ النص کے طور پر اس سے یہ امر مستنبط ہوتا ہے۔ کہ گائے کا ذبح کرنا اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہ صرف ناپسندیدہ نہیں۔ بلکہ اس کا حکم ہے۔ کہ گائے ذبح کی جائے۔

اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ کے تعامل کا سوال ہے۔ وہ بھی ذبح گائے کی تائید ہی کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ دخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھٰذا قال نحر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ کہ عید قربان پر ہمارے ہاں گائے کا گوشت آیا۔ میں نے لانے والے سے پوچھا۔ یہ گائے کا گوشت کیسا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے قربان کی ہے۔ یہ حدیث کسی معمولی کتاب کی نہیں بلکہ بخاری کی ہے۔ جسے مسلمان قرآن کریم کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح مانتے ہیں

اسی طرح مسلم میں آتا ہے۔ حضرت جابر روایت فرماتے ہیں۔ کہ نحرنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الحدیبیۃ بدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ۔ کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔

اسی طرح آتا ہے۔ کہ نحر النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بقرۃ فی حجۃ الوداع۔ کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین کی طرف سے ایک گائے کی قربانی دی:

پس گائے کی قربانی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے تعامل سے ثابت ہے۔ ہاں عرب میں چونکہ زیادہ تر اونٹ ہوتے تھے۔ اور گائیں بہت کم۔ اس لئے وہاں اونٹوں کی زیادہ قربانی ہوا کرتی تھی۔ لیکن گائے کی قربانی کی نفی نہیں ہے۔ اور یہ کہیں سے ثابت نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی سے صحابہ رضؓ کو منع فرمایا ہو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام نے ذبح گائے کے سلسلہ میں یہ ہدایت دی ہے۔ کہ دودھ دینے والی گائے کو ذبح نہ کیا جائے مگر یہاں سوال دودھ دینے والی گائے کا نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ آیا اسلام میں گائے کی قربانی جائز تسلیم کی گئی ہے۔ یا نہیں۔ سو یہ امر قرآن اور احادیث دونوں سے ثابت ہے۔ کہ اسلام

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں

"ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں۔ جو بطور حق واجب کے ہیں۔ اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہو جائے۔ لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں (انسان) زکوٰۃ دیتا ہے۔ تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض دے تو کچھ ساتھ زائد دے۔ کیونکہ اس نے مروت کی ہے۔ نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے۔ کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے۔ وہ اب پورا ہو جائے یہی وہ راز ہے۔ جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی لئے تقرب کی وجہ ہیں ایام بیض کے روزے۔ شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔ پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ پھر میں ایسے متقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں۔ یعنے جہاں میرا انتشار ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے"۔ (ملفوظات احمد صفحہ ۱۳۷)

# ذکر حبیب

یعنی

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

### ۴۳۔ جذبہ محبت کی قدر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے ایام میں ایک احمدی بھائی جولاہور کے باشندے تھے۔ اور پشاور سے اپنی ملازمت کی پنشن پاکر قادیان آ گئے تھے۔ ان کے ایک پاؤں پر کسی تکلیف کی وجہ سے پٹی بندھی تھی۔ ابھی مسجد مبارک چھوٹی ہی تھی۔ جس کی ایک صف میں چھ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ ایک دن نماز مغرب کے وقت مسجد کی چھت پر احباب بعد جماعت اپنی اپنی سنتیں پڑھ کر جلدی سے آگے بڑھے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہو کر حضور کے مقدس کلام سے مستفید ہوں۔ ان دنوں حضور کی عادت تھی کہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد کے شہ نشین پر بیٹھ جاتے تھے۔ اور عشاء تک مجلس قائم رہتی تھی۔ بعض احباب کے شوق سے آگے بڑھنے میں کسی کے ہاتھ یا کسی کے پاؤں سے میاں احمد الدین صاحب کے زخمی ہاتھ کو تکلیف پہونچی۔ اور وہ شاکی ہوئے کہ لوگ بدتمیزی سے آگے بھاگتے ہیں۔ اور کچھ خیال نہیں کرتے۔ کہ کوئی بیمار ہے۔ اور اسکو تکلیف پہونچ رہی ہے۔ رفتہ رفتہ اس شکائت کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک بھی پہونچا۔ فرمایا احتیاط ضروری ہے۔ لیکن جو لوگ اس شوق اور محبت میں آگے بڑھتے ہیں۔ کہ مامور من اللہ کے قریب ہوں۔ اور اس سے دینی باتیں سنیں۔ ان کا جذبہ محبت قابل قدر ہے۔ میں انہیں ملزم نہیں قرار دیتا۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ قادیان ۲۹ جون ۱۹۳۸ء

# حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

# مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جون۔ آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ دن بھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی رہی۔ مگر شام کے وقت جسم میں درد کی شکائت ہو گئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو متلی اور حرارت کی شکائت ہے دعائے صحت کیجائے

۳۰ جون محلہ دارالرحمت کی خواتین کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد چودہری غلام حسین صاحب اور بعض خواتین نے تقریریں کیں۔ اور تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت واضح کی۔

# احمدیہ ٹورنامنٹ کا ساتواں اور آٹھواں دن

۲۹ جون۔ بعد نماز عصر سو گز کی دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ جس میں عطاء اللہ اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (ممبران احمدیہ سپورٹس کلب) اول و دوم رہے۔

اس کے بعد والی بال کا میچ ہوا جسے ٹورنامنٹ کا بہترین میچ کہا جا سکتا ہے احمدیہ نیشنل لیگ کور اور یونین کلب کے ممبران ایک دوسرے کے مقابل میں نہایت جوش اور شوق سے کھیلے بہت دیر تک مقابلہ ہوتا رہا۔ بالآخر احمدیہ کور کو کامیابی ہوئی۔ مجموعی طور پر دونوں طرف کے کھلاڑی نہائت اچھا کھیلے۔ لیکن انفرادی طور پر سید احمد صاحب مولوی فاضل نیشنل لیگ کور کی طرف سے اور احمد حسین صاحب کاتب الفضل یونین کلب کی طرف سے بہترین ثابت ہوئے۔

مابعد ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ کا مقابلہ ہوا۔ محمد سعید (یونین کلب) اول اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (سپورٹس کلب) دوم رہے۔

۳۰ جون۔ صبح ۶½ بجے فٹ بال کا میچ احمدیہ سپورٹس کلب اور احمدیہ نیشنل لیگ کور میں ہوا۔ سپورٹس کلب ایک گول پر جیتا۔ پھر آہستہ سائیکل چلانے میں محمد احسن یونین کلب اول اور صدیق ہائی سکول دوم رہے۔ پھر احمدیہ کور اور یونین کلب میں رسہ کشی ہوئی۔ جس میں یونین کلب کامیاب رہی۔ شام کو ہائی سکول اور احمدیہ سپورٹس کلب میں ہاکی کا میچ ہوا۔ کلب چار گول پر جیت گئی۔

# درخواست دعا بذریعہ تار

شیخ نیاز محمد صاحب میرپور سندھ سے بذریعہ تار درخواست کرتے ہیں۔ کہ میرے خلاف مقدمات کی سماعت کراچی ہائیکورٹ میں ۴ اور ۵ جولائی کو ہو گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بزرگان سلسلہ اور احمدی بھائیوں سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ مہربانی فرما کر درد دل سے دعا فرمائیں۔ کئی مخالف طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ خلوص دل کے ساتھ دعا کی اشد ضرورت ہے۔

علمی سوالات کے جوابات

# مشیّتِ الٰہی اور ارادتِ الٰہی کیا ہوتی ہے؟

ایک صاحب نے حال میں چند استفسارات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجکر عرض کی - کہ ان کے جواب عنایت فرمائے جائیں - حضور کے ارشاد پر ان کے جوابات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے رقم فرمائے ہیں - جو قسط وار شائع کئے جائیں گے - پہلا سوال جو عنوان میں درج ہے - اس کا جواب درج ذیل کیا جاتا ہے :- (ایڈیٹر)

## خدائی مشیت اور انسانی مشیت میں فرق

قرآن کریم اور کتبِ احادیث - اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مثلاً نصرت الحق - حقیقۃ الوحی - چشمہ معرفت وغیرہ میں - اور ایسا ہی لغاتِ قرآن یعنی مفردات راغب وغیرہ میں مشیت - اور ارادتِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا کسی امر کے متعلق چاہنا - اور خواہش کرنا ہے - لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادت انسانی خواہش کی طرح نہیں ہوتی - انسان کی مشیت اور ارادت اس کی ضرورتوں اور غرضوں کی بناء پر خواہ وُہ مفید ہوں خواہ مضر - خواہ جائز ہوں - خواہ ناجائز - خواہ معقول ہوں - خواہ غیر معقول - کسی چیز کے متعلق اس کا خواہش کرنا ہے پھر اس کے لئے ضروری نہیں - کہ انسان اپنے ہر ارادہ میں کامیاب بھی ہو - لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ کامل علم اور کامل حکمت کی تحریک سے صفاتِ الٰہیہ کی جنبش کو افعال الٰہیہ کی صورت میں ظاہر کرتا ہے - اور جو چاہتا ہے - اور جس طرح چاہتا ہے - ہو جاتا ہے - جیسا کہ قرآن کریم کی سورۂ حج کے رکوع دو میں اِنَّ اللّٰہ یفعل ما یرید اور ان اللّٰہ یفعل ما یشاء کے ارشاد سے ظاہر ہے - اور سورۂ یٰس کے آخری رکوع میں فرمایا انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون - یعنی کسی چیز کے متعلق اس کا ارادہ صرف "ہو جا" کہنے پر کہ "ہو جا" اس چیز کے ہو جانے سے پورا ہو جاتا ہے۔

## مشیت الٰہی اور ارادۂ الٰہی میں فرق

بعض محققین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے درمیان فرق ہے - یعنی ان کے نزدیک مشیت اور چیز ہے - اور ارادہ اور چیز - مشیت ان کے نزدیک دراصل ایجاد الشیٔ کے معنوں میں پائی جاتی ہے - گو عرفِ عام میں اسے ارادہ کے محل اور موقعہ پر بھی استعمال کر لیا جاتا ہے - اور جب مشیت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو - تو وُہ وجود الشیٔ کی مقتضی ہوتی ہے اور انہی معنوں میں ما شاء اللّٰہ کان وما لم یشاء لم یکن کا فقرہ استعمال ہوا - یعنی جس چیز کے متعلق خدا تعالیٰ کی مشیت پائی جاتی ہے - وہ وجود پذیر ہو کر رہتی ہے - اور جہاں اللہ تعالیٰ کی مشیت کسی چیز کے متعلق نہیں پائی جاتی وُہ چیز وقوع میں نہیں آتی - لیکن ارادہ کے لئے یہ ضروری نہیں - کہ جس امر کے لئے ارادہ کیا گیا ہو - اس کا وجود میں آنا بھی ضروری ہو - جیسا کہ آیت یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (البقرہ) اور آیت وما اللّٰہ یرید ظلما للعباد (مومن) یعنی باوجود ارادۂ یسر اور نفی ارادۂ عسر و ظلم کے نہ ہی کلی طور پر خارج میں یُسر پایا جاتا ہے - اور نہ ہی کلی طور پر عسر اور ظلم کا وجود باوجود نفی ارادہ کے معدوم ہے ؛

مگر بعض کے نزدیک مشیت اور ارادہ ایک ہی چیز ہے - یہی وجہ ہے - کہ جہاں صفاتِ الٰہیہ کے متعلق عقائد کی تعلیم پیش کی گئی ہے وہاں صفت حیات قدرت علم - اور صفتِ کلام سمیع بصیر کے ساتھ صفاتِ ذاتیہ میں جو مغائر صفات اضافیہ ہیں صفت ارادہ کو داخل کیا گیا ہے - اور مشیت کو صفت ارادہ سے الگ نہیں پیش کیا گیا - بلکہ مشیت کی جگہ صفت ارادہ کو ہی کافی سمجھا گیا ہے - ہاں مشیت اور ارادہ کونی طریق پر قضاء و قدر کے قانون کے متعلق اور شان سے ظاہر ہوتا ہے - اور قانونِ شریعت کے متعلق اور شان سے - مثلاً ارادۂ یُسر و نفی ارادہ عسر و ظلم جس کا اوپر ذکر ہوا ہے - اس کا قانونِ شریعت سے تعلق ہے - نہ کہ قانون قضاء و قدر سے - اور شرعی قانون آیت لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا کے رُو سے انسانی وسعت کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ قائم کیا گیا ہے - اور بصورت عدم وسعت انسان کو آزاد رکھا گیا ہے - جیسے مالی وسعت نہ ہونے سے اسے زکوٰۃ اور حج کے فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش کر دیا گیا ہے - اور بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ سے اسے تا رفع عذر سہولت کا فائدہ دیا گیا ہے۔

پس شریعت کے ایسے قانون کے متعلق یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر کا ارشاد ہے - جس کے ہم معنے آیت یرید اللّٰہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا ہے - یعنی اللہ تعالیٰ نے جو انسان کی وسعت کے لحاظ سے قانون شریعت میں اس کے لئے سہولتیں رکھی ہیں - اللہ تعالیٰ نے ایسا ارادہ بوجھوں کو ہلکا کرنے کی غرض سے فرمایا - تا قانون شریعت کی سہولت سے تم سے بار کو ہلکا کر دے کیونکہ انسان جو ضعیف پیدا کیا گیا ہے وُہ اپنی ضعف اور کمزوری کے لحاظ سے ایسی تخفیف اور سہولت کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحق قرار دیا گیا ہے - ہاں کونی قانون جو قضاء و قدر سے تعلق رکھتا ہے - اور قانونِ قدرت کے مختلف منظروں میں جلوہ نما نظر آتا ہے - اس کی شان قانونِ شریعت سے بالکل جداگانہ ہے۔

## قانون شریعت اور قانون قدرت میں فرق

جو رعائتیں انسان کو شرعی قانون میں حاصل ہیں - اور اس کے علم - اور ارادہ اور نیت اور عدم نیت - صحت اور مرض - اور قوتِ حافظہ - اور نسیان اور مالی طاقت اور افلاس - اور ہر نوع کی استطاعت - اور عدم استطاعت کے لحاظ سے اس کی وسعت کو ملحوظ رکھا گیا ہے - ایسی رعائتیں قانون قدرت میں نہیں :-

مثلاً انسان اگر بحالتِ روزہ اپنے روزہ کو نیت اور ارادہ اور علم اور فعل سب کے جمع ہونے کے ساتھ توڑتا ہے - تو اس کے لئے بطور سزا قضاء اور کفارہ دونوں ہیں - لیکن اگر نیت اور ارادہ شامل نہیں - صرف علم اور فعل دونوں پائے جاتے ہیں - تو اس صورت میں صرف قضا ایک روزہ کی لازم آئے گی - اور اگر نیت اور علم دونوں کی نفی کے ساتھ بصورت نسیان صرف فعل کھانے پینے کے متعلق واقع ہوا ہے - تو فعل پر کوئی سزا نہیں رکھی گئی - بلکہ نسیان کی حالت میں کھانے پینے سے روزہ بھی قائم رہتا ہے - تو قانونِ شریعت میں سزا کا تعلق علم - اور ارادہ کی شرط سے مشروط کیا گیا ہے - اور پھر اس میں مختلف حالات کی قوت - اور ضعف کا لحاظ بھی مدنظر رکھا گیا ہے - لیکن قانون قدرت میں صرف فعل سے سزا مل جاتی ہے۔

اور وہ بھی دم نقد جس میں علم عقل اور نیت ارادہ یا بچپن اور بڑھاپے اور چھوٹے بڑے یا دانا اور دیوانہ ہونے کی کوئی قید ملحوظ نہیں جیسے کہ سم الفار کو جو اپنی تاثیر کے لحاظ سے مہلک ہے۔ اور سخت تکلیف دہ ہے جو بھی کھائے گا خواہ کسی حیثیت کا انسان ہو عالم ہو یا جاہل دانا ہو یا دیوانہ یا عمداً کھانے والا ہو یا بھول کر بچہ ہو یا بوڑھا سم الفار کے تکلیف دہ اثر سے وہ بچ نہیں سکے گا۔ اور قانونِ قدرت اسے دست بدست نقد سزا دے گا۔ اور اسے اس صورت میں قانونِ شریعت کی رعائتوں کی طرح کوئی رعائت نہیں ملے گی۔ اسی طرح آگ کی صفت احراق سے ہر ایک کو اس کی حرقت اور سوزش سے حصہ ملے گا۔ اور دم نقد ملے گا۔ قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت کا یہ فرق اس لئے ہے کہ قانونِ شریعت کی بنا روحانی اور نظری امور پر رکھی گئی ہے۔ جہاں مادی نگاہیں بجز الہامی روشنی کے بہت کچھ غلطی کھانے والی اور روحانی امور کی حقیقت کو پانے سے سراسر قاصر ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو لوگ کسی نبی کے ذریعہ الہامی روشنی سے بے نصیب رہے۔ وہ صرف عقل کی آنکھ سے حقائق روحانیہ کو سمجھنے میں اس قدر قاصر رہے کہ بعض خدا تعالےٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو گئے۔ اور جنہوں نے قیاس سے کچھ مانا وہ بھی شکوک وشبہات کی تاریکی سے عارف انسانوں کی طرح پورے طور سے نجات حاصل نہ کر سکے۔ اس لئے قانونِ شریعت کے متعلق انسان کی وسعت کا لحاظ رکھ کر اس کی ہر طرح کی کمزوریوں کے بالمقابل اسے بہت کچھ رعائتیں دی گئیں۔ لیکن قانونِ قدرت چونکہ مشاہدات اور تجارب اور افعال کے یقینی نتائج سے بدیہات کا حکم رکھتا ہے۔ اس لئے انسان کو زیادہ حِس اور ہشیار رکھنے کے لئے اس کی سزائیں نقد اور اس میں اتنی رعائتیں نہیں رکھی گئیں۔ بجز اس کے کہ قانونِ قدرت کا پیشکردہ تریاق انسان اپنی کوشش اور اپنی قوت متفکرہ اور متدبرہ سے خود ہی تلاش کرے۔ اور اپنی پیاس کے لئے پانی کی چیزیں اور اپنی بھوک کے لئے کھانے کی چیزیں اور اپنی بیماریوں کے لئے معالجات کے طور پر دواؤں کے تجارب کا فائدہ اٹھائے

## قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت کا اجتماع

پھر باوجود اس کے کہ دونوں قسم کے قانون جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں بعض حالات میں خدا تعالےٰ کی مشیت اور ارادہ خاص سے دونوں قانون مشترکہ طور پر ایک ہی مقصد کی پیروی میں لگائے جاتے ہیں۔ اور ایک ہی مراد اور مدعا کے لئے دونوں کو بلحاظ تعاون ایک ہی نقطہ پر جمع کیا جاتا ہے اور ایسی صورت انبیاء اور ان کے مظاہر کے لئے جو خدا کے محبوب اور برگزیدہ ہوتے ہیں وقوع میں آتی ہے۔ تا ان کے مقاصد کی تکمیل جو تبلیغ رسالت کے لحاظ سے ہے۔ خوارق اور معجزات کی شان دکھانے والے نشانوں کے ساتھ ظہور میں آئے اور تا طالبانِ حق ایمان کا فائدہ اٹھائیں اور جو منکر اور مخالف ہیں۔ ان کے لئے ان نشانوں سے حجت ملزمہ قاہرہ کا فائدہ حاصل ہو۔ جیسا کہ طاعون کا نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہزاروں لاکھوں نشانوں میں سے ایک خاص نشان ہے۔ اور طاعون کے کیڑے جو قانون قدرت کے رو سے مہلک اور قاتل زہر کی طرح ہیں۔ وہ مسیح موعود علیہ السلام کے گھر اور گھر والوں کو خوب پہچانتے ہیں اور سکنائے دار مسیح میں سے کسی کو کچھ نہیں کہتے اور سب لوگ جو دار مسیح کے سکنا ہیں طاعون سے محفوظ ہیں۔ اور بطور نشان کے مدت سے محفوظ چلے آتے ہیں۔ اب اس میں ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع یعنے قانونِ شریعت کی پیروی کا دخل ہے۔ اور دوسری طرف قانون شرعی کے ساتھ قانون کونی کا اشتراک بلحاظ مفاد تعاون بھی پایا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں خدا نے اپنے مسیح کے لئے اپنی مشیت اور ارادہ خاص سے دونوں قسم کے قانون یعنی کونی اور شرعی بطور اعجازی نشان کے مشترکہ مفاد کے دائرہ کے اندر جمع کر دیئے۔ اور گو قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت دو الگ الگ دریاؤں کی طرح بہتے ہوئے چلے جا رہے ہیں اور کسی مخلوق کی طاقت نہیں کہ ان قوانین میں سے کسی کے منشاء اور اثرات کو باطل کر سکے۔ مگر خدا تعالےٰ اپنی خاص تقدیر کے ماتحت اپنی صفات کی تجلی کو اپنی حکمت کاملہ کے مطابق اپنے افعال کی ایسی نئی شان سے بھی ظاہر فرما دیتا ہے۔ جس سے نوعیت قوانین میں اضافہ بھی مطلوب ہوتا ہے۔ اور فعال لما یرید اور یفعل ما یشاء کے ارشاد کے مطابق فعالیت کبریٰ کی شان کو واللّٰہ غالب علیٰ امرہٖ کے معنوں میں قدرتِ مطلقہ کے ذریعے ہر طرح کی حدود اور قیود سے بالا بھی دکھایا جاتا ہے۔ اور پھر کبھی کبھی بحکم مرج البحرین یلتقیان دونوں قسم کے قانونوں کو آپس میں ملا بھی دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ انبیاء اور رسل کی تائیدات میں اپنی مشیت کا اظہار خوارق کی صورت میں ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اوپر طاعون کا نشان اور معجزہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بطور مثال کے ذکر کیا گیا۔ اور خدا تعالےٰ کی وہ تمام پیشگوئیاں جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ تبشیری اور انذاری رنگ میں پائی جاتی ہیں۔ کہ یوں ہوگا اور اس طرح سے آئندہ ظہور میں آئے گا۔ یہ بھی عموماً شرعی اور کونی قوانین کے باہمی مشترکہ مفاد پر مشتمل ہوتی ہیں ٭

پھر مشیت کبھی کونی رنگ میں قدرت کے ظہور سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اور انہی معنوں میں مشیت کے مشتقات کا ذیل کی آیات میں استعمال ہوا ہے۔ گو اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا مفاد شرعی قانون کے مفاد کے لئے بطور توافق اور تعاون ہو۔ یا اس کے خلاف ہو۔ ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعاً (یونس پ ۱۱) ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدٰھا (السجدہ پ ۲۱) وما تشاءون الا ان یشاء اللّٰہ (التکویر پ ۳۰) وما یکون لنا ان نعود فیھا الا ان یشاء اللّٰہ ربنا (اعراف پ ۹)

## تحریک جدید کے متعلق لجنہ اماء اللہ سرگودہ کا جلسہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جون کی تعمیل میں سرگودہ کی لجنہ اماء اللہ نے مستورات کا ایک جلسہ ۲۶ جون بوقت ۸ بجے صبح منعقد کیا۔ جس میں قریباً سب احمدی بہنیں شامل ہوئیں۔ بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے وہ حصے بیان کئے۔ جو کہ خصوصاً عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سادہ زندگی اختیار کرنے پر زور دیا ٭

عائشہ بی بی سکرٹری لجنہ اماء اللہ سرگودہ

## تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۲۴ جون ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۱) حلقہ گھٹیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب (۲) اشروعہ ضلع ہوشیارپور۔ چودہری چھجو خانصاحب (۳) کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور۔ چودہری ہدایت خانصاحب۔ (نوٹ) حلقہ نمبر ۱ میں گھٹیوہ باجوہ ۔ کلاسوالہ ۔ نوشہرہ ۔ پسرور ۔ بن باجوہ ۔ عزیز پور ۔ ڈگری کی جماعتیں شامل ہیں ٭ ناظر اعلیٰ

# جلسہ اعظم مذاہب کے مضمون کے متعلق خواجہ صاحب کا قول

## "پیغام صلح" کی تازہ روائت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائید الٰہی جلسہ اعظم مذاہب کے لئے مضمون قلمبند فرمایا۔ اس مضمون کے متعلق خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے جو سمجھا یا کہا۔ وہ جماعت احمدیہ اور فریق لاہور میں زیر بحث چلا آیا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کے قول کے متعلق لکھا ہے۔

"حضرت صاحب کی ایک ڈائری میں صرف اس قدر الفاظ ہیں۔ فرمایا جہوتسو کے جلسہ اعظم مذاہب کیواسطے جب ہم نے مضمون لکھا۔ تو طبیعت بہت علیل تھی۔ اور وقت نہایت تنگ تھا۔ اور ہم نے مضمون جلدی کے ساتھ اسی تکلیف کی حالت میں لیٹے ہوئے لکھایا۔ اس کو سنکر احباب میں سے ایک نے کچھ ناپسندیدگی کا منہ بنایا اور پسند نہ کیا کہ مذاہب کے اتنے بڑے عظیم الشان جلسہ میں وہ مضمون پڑھا جائے" (حقیقت اختلاف صفحہ)

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اس ڈائری میں جس ایک شخص کا ذکر ہے۔ اس سے مراد خواجہ کمال الدین صاحب ہی ہیں لیکن وہ کہتے ہیں۔ ان الفاظ سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ خواجہ صاحب نے کہا ہو۔ کہ "یہ مضمون خواہ مخواہ ہنسی کا موجب ہوگا۔ یا لغو اور بیہودہ ہے" اگر کوئی انصاف پسند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ پر غور کرے گا۔ تو اسے صاف اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ حضور نے یہ کلمات بطور اظہار ناراضگی فرمائے۔ اور ان کلمات سے واضح طور پر مترشح ہوتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کا مضمون مذکور کے متعلق کیا خیال تھا؟ رسالہ "حقیقت اختلاف" میں مولوی صاحب نے بڑا دفاع یہ پیش کیا ہے۔ کہ "خواجہ صاحب نے اسوقت جو کچھ کہا اس کا علم تو خواجہ صاحب کو ہی ہے۔ اور وہ دوسرے بیٹھے ہیں" صفحہ

حالانکہ اس بات کی طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائری نہایت واضح ہے۔ حال ہی میں "پیغام صلح" نے مسیح موعود نمبر شائع کیا ہے۔ اس میں غیر مبائعین کی طرف سے یہ واقعہ یوں مروی ہے۔

"جلسہ مذاہب کے موقعہ پر آپ (حضرت مسیح موعود ع) نے پیشگوئی شائع کر دی کہ میرا مضمون سب سے اچھا رہیگا۔ اس مضمون کو آپ نے پہلے احباب قادیان کو سنایا۔ حضرت خواجہ صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے ایسی بے تکلفی سے عرض کی۔ کہ حضور یہ مضمون تو ایسا نہیں جس کے متعلق اتنا بڑا دعویٰ کیا جائے کہ سب سے اچھا ہوگا" (۲۶ مئی ۱۹۳۸ء ضمیمہ صفحہ ب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خداتعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی شائع فرماتے ہیں۔ کہ میرا یہ مضمون سب پر غالب رہیگا۔ خواجہ کمال الدین صاحب اس مضمون کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ مضمون تو اس قابل بھی نہیں کہ اتنے بڑے مجمع کے سامنے پڑھا جائے۔ چہ جائیکہ یہ دعویٰ کر دیا جائے۔ کہ یہ مضمون سب مضامین پر غالب رہے گا۔

خلاصہ یہ کہ "پیغام صلح" کے تازہ بیان سے بھی اس روائت کی صاف صاف تائید ہو گئی ہے۔ جس کا ذکر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب "آئینہ صداقت" میں فرمایا ہے۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

# منشی عبدالرحمن صاحب مرحوم اور منشی فیاض علی صاحب مرحوم کے

## مختصر حالات زندگی

منشی عبدالرحمن صاحب مرحوم اور منشی فیاض علی صاحب مرحوم قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے۔ اکٹھے بچپن میں پڑھے اور کھیلے۔ آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں تھی البتہ ایک گاؤں میں رہنے کی حیثیت سے آپس میں دوستانہ تھا۔ منشی عبدالرحمن صاحب ۱۹۱۹ء بکرمی میں اپنے والد صاحب کے ساتھ چھوٹی عمر میں پنجاب ریاست کپورتھلہ میں آ گئے اور جلدی ہی ملازم ہو گئے۔ ایک عرصہ بعد جب وہ فوج کے محکمہ میں کمانڈر انچیف کی پیشی میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے منشی فیاض علی صاحب کو سراوہ سے طلب کر کے کلرک مقرر کرا دیا۔ اور اپنے مکان میں سے نصف حصہ منشی فیاض علی صاحب کو دیدیا یہاں تک تو دنیاوی دوستی کا تعلق تھا اس کے بعد دینی دوستی کا زمانہ آیا۔

منشی عبدالرحمان صاحب براہین احمدیہ پڑھتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معتقد ہو گئے۔ جب بیعت کرنیکا اعلان شائع ہوا تو وہ بعد استخارہ فوراً بیعت کرنے کی غرض سے لودھیانہ روانہ ہو گئے۔ اور بیعت کر لی۔ منشی فیاض علی صاحب کو بھی براہین احمدیہ شائع ہونے کے وقت سے سمجھاتے رہے تھے۔ اور بعد بیعت کرنے کے انکو ترغیب دی اور وہ بھی بیعت کر کے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۳۱۳ کی فہرست میں شامل ہو گئے ۳۱۳ کی فہرست میں پہلے نام منشی عبدالرحمن صاحب کا ہے۔ بعد میں منشی فیاض علی صاحب کا۔ جیسے آگے پیچھے بیعت کی تھی ویسے ہی فہرست میں نام درج ہوا۔

کچھ عرصہ تک پہلے منشی فیاض علی صاحب کپورتھلہ سے پنشن پا کر اپنے وطن سراوہ ضلع میرٹھ چلے گئے۔ منشی عبدالرحمان صاحب نے پنشن پا کر ۱۹۱۹ء میں قادیان رہائش اختیار کر لی۔ اس عرصہ میں ہر دو کو خیال آتا۔ کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ پھر ایک جگہ جمع ہونے کا موقعہ مل جائے اس تجویز میں ہر دو نے اپنی اپنی وصیت کر دی۔ اور دل میں اطمینان کر لیا کہ اب ایک جگہ جمع ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ چنانچہ منشی فیاض علی صاحب دہلی میں فوت ہوئے۔ اور ان کی نعش قادیان لائی گئی اور وہ بموجب وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ منشی عبدالرحمن صاحب بھی کچھ عرصہ کے بعد جنوری ۱۹۳۷ء میں قادیان فوت ہوئے اور بموجب وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ غرض منشی عبدالرحمن صاحب اور منشی فیاض علی صاحب جو کہ ایک قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ کے باشندہ تھے وہ ایک جگہ ملازمت کی حالت میں رہے ایک وقت میں۔ بیعت کی ایک ہی جگہ وصیت کی اور اب ایک ہی جگہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اور انشاء اللہ قیامت کے دن بھی ایک جگہ ہونگے۔ دوستی ہو۔ تو ایسی ہو۔ خداوند کریم ہر دو کے درجات میں ترقی فرمائے۔ خاکسار عبدالسمیع خلف منشی عبدالرحمان صاحب مرحوم

# احمدیہ انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دے دیں۔

**پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ اڑلیسہ**

سکرٹری مال مولوی طاہرالدین صاحب بی اے
" تبلیغ مولوی عبدالسلام صاحب مولوی فاضل
" تعلیم و تربیت مولوی محمد احمد صاحب
" امور عامہ مولوی عبدالستار صاحب بی اے ایم
" امور خارجہ " "
نائب سکرٹری امور عامہ و خارجہ } مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر ریلوے پولیس
سکرٹری وصایا مولوی عبدالحلیم صاحب منشی فاضل
" تالیف و تصنیف } مولوی فضل الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر
آڈیٹر مولوی صمصام علی صاحب معلم

نوٹ :۔ سکرٹری عام و سکرٹری مال تحریک جدید اور محاسب و امین منتخب کر کے جلد اطلاع دی جائے۔

**دوست پور**

(مشمولہ ڈگو ڈوگر۔ تلواڑہ۔ مبارک پور)

پریذیڈنٹ چوہدری غلام محمد صاحب
سکرٹری مال چوہدری محمد الدین صاحب
" تبلیغ چوہدری سردار محمد صاحب نمبردار
" تعلیم و تربیت مولوی محمد الدین صاحب
امام الصلوٰۃ چوہدری سردار محمد صاحب
ممبران پنچایت میاں حسن الدین صاحب
" " چوہدری سردار محمد صاحب نمبردار
" " شاہ محمد صاحب
امین چوہدری احمد الدین صاحب
محصل چوہدری نواب الدین صاحب

**گوکھووال چک ۲۷۶ رکھ برانچ**

پریذیڈنٹ میاں محمد الدین صاحب
وائس پریذیڈنٹ نواب الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت سید طفیل محمد صاحب
" مال محمد اسمٰعیل صاحب
" وصایا میاں رحیم بخش صاحب

سکرٹری تبلیغ عبدالحق صاحب
" امور عامہ چوہدری چراغ الدین صاحب نمبردار
" تحریک جدید محمد یعقوب صاحب
محصل میاں نظام الدین صاحب

**پونہ**

پریذیڈنٹ بابا ولی اللہ صاحب
سکرٹری مال سیٹھ غلام یٰسین صاحب
جنرل سکرٹری سردار محمد صاحب

**بستی گوکھووال بہاول پور**

پریذیڈنٹ چوہدری عبداللہ صاحب
امام الصلوٰۃ " "
جنرل سکرٹری ڈاکٹر فرزند علی صاحب
سکرٹری امور عامہ " "
" امور خارجہ " "
" مال برکت علی صاحب
" وصایا " "
" تبلیغ " "
" تحریک جدید مال " "
" تعلیم و تربیت محمد صدیق صاحب
" تحریک جدید عام " "

**بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ**

سکرٹری مال مولوی محمد امیر صاحب
" تحریک جدید " "
" عام " ماسٹر غلام احمد صاحب
نائب سکرٹری عام " ملک میاں خان صاحب
سکرٹری امور عامہ چوہدری غلام محمد صاحب
" تعلیم و تربیت چوہدری دوست محمد صاحب
محصل بشیر احمد صاحب

**سلھو کی چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ**

جنرل سکرٹری ماسٹر غلام احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت " "
" تبلیغ " "
" تحریک جدید " "

**قادیان دارالرحمت**

وائس پریذیڈنٹ شیخ اللہ بخش صاحب

سکرٹری امور عامہ مولوی امام الدین صاحب

**چک ۱۰۲/۲۰۷ (بہاول پور)**

پریذیڈنٹ رسالدار غلام محمد صاحب
سکرٹری مال فتح محمد صاحب
" تبلیغ چوہدری پیر محمد صاحب
" تعلیم و تربیت " "
محصل " شاہ محمد صاحب

**کولمبو**

پریذیڈنٹ اے ایم سید احمد صاحب
سکرٹری زین الدین صاحب
امین ایس۔ ایم محی الدین صاحب

**سیالکوٹ شہر**

جنرل سکرٹری چوہدری شاہ نواز صاحب وکیل
سکرٹری تبلیغ بابو فضل الٰہی صاحب
" مال منشی عبداللہ صاحب
" تعلیم و تربیت حاجی شیر خان صاحب
" وصایا چوہدری اللہ دتہ صاحب
" امور عامہ شیخ محمد اکبر صاحب
آڈیٹر بابو حیات محمد صاحب

نوٹ :۔ یہ عہدہ دار صرف آخر اکتوبر ۱۹۳۸ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دفتر ہذا کی مرسلہ ہدایات کے ماتحت کارروائی ہونی چاہیئے۔

**چک ۱۴۵/۱۰-R (ملتان)**

پریذیڈنٹ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
سکرٹری تبلیغ " "
" امور عامہ " "
" وصایا " "
" ضیافت " "
امام الصلوٰۃ " "
سکرٹری عام تحریک جدید خلیفہ سراج الدین صاحب

محاسب خلیفہ سراج الدین صاحب
امین " "
سکرٹری مال چوہدری محمد سلطان صاحب
آڈیٹر " "

نوٹ :۔ سکرٹری مال تحریک جدید بھی مقرر کر کے اطلاع دی جائے۔

**بھاگل پور**

سکرٹری مال مولوی ابو الحسن صاحب
امین " "
محاسب " نظر الحق صاحب
سکرٹری تبلیغ " عبدالحی صاحب
نائب " " منشی محمد اقبال صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت عزیز الدین خان صاحب
نائب " " (پورینی) مولوی عبدالحی صاحب
" " " (برہمپور) مولوی براہیم صاحب
سکرٹری امور عامہ مولوی اختر علی صاحب
" امور خارجہ " "
" وصایا قاضی کلیم الدین صاحب
" عام تحریک جدید مولوی عبدالحی صاحب
" مال " " ابو الحسن صاحب

**بیداد پور ضلع شیخوپورہ**

پریذیڈنٹ چوہدری محمد خان صاحب
سکرٹری مال " ثناء اللہ صاحب
محاسب " "
امین " "
سکرٹری امور عامہ چوہدری بہاول بخش صاحب
" تبلیغ مولوی عبدالحق صاحب
" تعلیم و تربیت " عبدالکریم صاحب
امام الصلوٰۃ " "

**کرتو ضلع شیخوپورہ**

پریذیڈنٹ چوہدری رحمت علی صاحب
سکرٹری مال " سلطان احمد صاحب

# وصیتیں

مَیں شیخ محمد حسین ولد شیخ عبد العزیز صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن محلہ دار السعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۲۸/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد دس روپیہ ہے۔ تا زیست ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد شیخ محمد حسین صدیقی کنگکشنر

گواہ شد: حکیم احمد الدین

گواہ شد: محمد رمضان

مَیں محمد ابراہیم ولد اللہ بخش مرحوم قوم سیال پیشہ سنجاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن محلہ دار السعت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ۱۰۵/۰ جو میرے لڑکے اللہ دتا کے ذمے بصورت زر رہن مکان مجھے واجب الادا ہیں۔ لیکن میرا گزارہ آمد پر ہے۔ جو سالانہ پچاس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کیا سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد۔ محمد ابراہیم

گواہ شد: مستری اللہ دتا

گواہ شد: محمد امین

منکہ حکیم احمد الدین ولد امام الدین صاحب قوم ککھو پیشہ حجام عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن محلہ دار السعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ۴ کنال ۸ مرلہ اراضی زرعی جسکی موجودہ قیمت اندازاً ۳۰۰/۰ روپیہ ہے۔ موضع جسو کی ضلع گجرات میں واقع ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت پانچ روپے ماہوار ہے۔ تا زیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ منہا کر دیا جائے گا۔

العبد حکیم احمد الدین

گواہ شد: شیخ محمد حسین

گواہ شد۔ محمد رمضان۔

مَیں زینب بی بی زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن محلہ دار السعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت جائیداد حسب ذیل ہے مبلغ ۱۰۰/۰ روپے جو میرے لڑکے اللہ دتا صاحب کے ذمہ منجملہ ۲۰۵/۰ روپیہ زر رہن مکان مجھے واجب الادا ہیں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کروں تو ایسی رقم جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبدہ: زینب بی بی زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب۔

گواہ شد: اللہ دتا ولد مستری محمد ابراہیم

گواہ شد: محمد امین

منکہ مستری محمد الدین ولد مستری محمد ابراہیم صاحب قوم سیال پیشہ معماری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن محلہ دار السعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان مشتمل برایک کوٹھری وباورچیخانہ وصحن رقبہ دس مرلہ واقع محلہ دار السعۃ جس کی قیمت اندازاً چار صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت آٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسی قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد

مستری محمد الدین

گواہ شد: شیخ محمد حسین صدیقی

گواہ شد: مستری محمد ابراہیم۔

## ایک وصیّت میں تصحیح

۹ جون کے الفضل میں وصیت نمبر ۵۰۶۷ میں موصی صاحب کے والد صاحب کا نام اور مقام غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح یوں ہے۔ منکہ محمد ولد مولوی زاہد الرحیم صاحب مرحوم ساکن کریسنڈا

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**شملہ ۲۹؍جون۔** آج اسمبلی میں غیر سرکاری بلوں کا دن تھا۔ کانگرس پارٹی نے پانچ بل پیش کئے۔ یعنی طبہ کا امتناعی قانون۔ قانون مزارعان کا ترمیمی بل قانون امداد زچگان۔ ہندوؤں سکھوں اور جینیوں کی شادی کا ترمیمی بل۔ اور قانون انتقال اراضی کا ترمیمی بل۔ پہلے چار رد اسے شماری پر اور پانچواں رائے شماری کے بغیر ہی گر گیا۔

**شملہ ۲۹؍جون۔** اس سال دنیا کی بلند ترین چوٹی ایورسٹ پر چڑھنے کیلئے جو مہم گئی تھی۔ وہ بھی حسب سابق ناکام رہی اور ارکان واپس آرہے ہیں۔

**حیدرآباد (دکن) ۲۹؍جون** حکومت نظام نے مقروضین کے تحفظ کی خاطر ایک قانون نافذ کیا ہے جس کے رو سے تمام ساہوکاروں کو لائسنس لینے پڑیں گے نیز ساہوکارہ کے لئے رجسٹریشن کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

**لنڈن ۲۹؍جون۔** پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ مجھے لارڈ زٹیلنڈ اور لارڈ ہیلی فیکس نے ملاقات کی دعوت دی ہے۔ آپ جمعرات اور جمعہ کو علی الترتیب دونوں سے ملیں گے۔ نیز کنٹربری کے لاٹ پادری سے بھی ملیں گے۔ ان ملاقاتوں میں فیڈریشن کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔

**استنبول ۲۹؍جون۔** ترکی پارلیمنٹ نے اس معاہدہ کی تصدیق کر دی ہے۔ جو حال ہی میں ترکی اور یونان کے مابین ہوا تھا۔

**ٹوکیو ۲۸؍جون۔** وزیر جنگ نے آج ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ جاپان چین کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ (قارئین کو معلوم ہونا چاہئیے کہ گو اتنے لمبے عرصہ سے جنگ جاری ہے۔ مگر تاحال جاپان کی طرف سے چین کے خلاف اعلان جنگ نہیں ہوا۔) مگر جاپانیوں کو کم سے کم دس سال تک جنگ کو جاری رکھنے کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔

**نئی دہلی ۲۹؍جون۔** مقامی گورنمنٹ کی طرف سے مشہور سیاسی کارکن مسٹر شام بہادر سنگھ پر پنجاب کرمنل امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی۔ کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر صوبہ سے نکل جاؤ اور پھر واپس نہ آؤ۔

**لنڈن ۲۹؍جون۔** برطانیہ کی موجودہ وزارت کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی خارجی پالیسی کو سخت ناپسند کیا جا رہا ہے خصوصاً سپین کے متعلق اس کی پالیسی کو عوام سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اگر اپوزیشن منظم ہوتی۔ تو یہ اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ اب اسے منظم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

**لنڈن ۲۹؍جون۔** اخبار سنڈے ریفری کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ہر ہٹلر پر جب کہ وہ وی آنا میں تھا۔ دو بار قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ پہلی بار وہ ایک جلسہ میں تقریر کر رہا تھا کہ ایک کھڑکی میں سے گولی آئی جو اس کے پہریدار کو لگی اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا۔ دوسری مرتبہ اس کی کار پر فائر ہوئے۔ اس کا ڈرائیور ہلاک ہوا۔ مگر وہ بچ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ انہی ان حملوں کی وجہ سے ۶ ہزار آسٹرومی قید میں ڈال دیئے ہیں۔

**کلکتہ ۲۹؍جون۔** نحاس پاشا سابق وزیر اعظم مصر نے پنڈت جواہر لال نہرو کی دعوت کو منظور کرتے ہوئے ہندوستان آنے اور کانگرس کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پاشا موصوف کی دعوت پر پنڈت جی بھی مصر کی نیشنل وفد کانفرنس میں شریک ہونگے۔

**پٹنہ ۲۹؍جون۔** آج اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ دھوتی اور کرتہ پہننے پر کوئی پابندی نہیں۔ جو افسر یا سرکاری ملازم پہننا چاہے۔ یہ لباس پہن سکتا ہے۔ یہ ہمارے صوبہ کا قومی لباس ہے۔ اسی طرح چغہ۔ جبہ اور اچکن بھی قومی لباس میں شامل ہیں۔

**لنڈن ۲۹؍جون۔** معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے برطانیہ کو ایک الٹی میٹم دیا ہے۔ جس سے وزیر اعظم کے حواس باختہ ہو گئے ہیں۔ اس نے نہ صرف جرمن نوآبادیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ سوڈان کو بھی میرے حوالہ کر دیں۔

**لکھنؤ ۲۹؍جون۔** یوپی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ پولیٹیکل قیدیوں کو یا زیر حراست لوگوں کو ایک روزانہ اخبار جسے وہ پسند کریں مہیا کیا جائے۔ اگر کوئی قیدی ایک سے زیادہ اخبار پڑھنا چاہے۔ تو اپنے خرچ پر منگا سکتا ہے۔

**شملہ ۲۹؍جون۔** آج پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ بورسٹل جیل میں قیدیوں کے لئے ورزش اور سیر کا کافی انتظام کیا گیا ہے لیکن کسی اور جیل میں نہیں۔ وہاں قیدیوں سے روزانہ جو کام لیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی ورزش کافی ہو جاتی ہے

**شملہ ۲۹؍جون۔** امریکہ کے ایک اخبار نویس نے افغانستان کی موجودہ شورش کے پیش نظر وہاں جانے کے لئے پاسپورٹ طلب کیا تھا۔ مگر حکومت نے دینے سے انکار کر دیا۔

**شیلانگ ۲۹؍جون۔** حکومت آسام کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ پانچ اضلاع سیلاب کی وجہ سے زیر آب ہیں۔ اور سخت نقصان ہوا ہے۔

**کانپور ۲۹؍جون۔** اس ضلع میں کسانوں اور زمینداروں کے مابین جھگڑا شدید صورت اختیار کر رہا ہے۔ ایک جگہ زمینداروں کے چالیس آدمیوں نے لاٹھیوں اور بندوقوں سے مسلح ہو کر کسانوں کے گھروں کا محاصرہ کر لیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس کی بھاری جمعیت پہنچ گئی۔ اور فریقین کا زیر دفعہ ۱۰۷ چالان کر دیا۔

**لینن گراڈ ۲۹؍جون۔** روس کے وزیر خارجہ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی چاہتا ہے کہ اپنے سیاسی حلیفوں سے وہ تمام مقامات چھین لے۔ جو جنگ سے پیشتر اس کے قبضہ میں تھے۔ اس نے ہسپانیہ کے ایک معتد بہ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز ہسپانوی مراکش کے ایک بڑے علاقہ پر۔ بحر روم میں فرانس اور برطانیہ کی عسکری طاقت کمزور اور جرمنی کی زیادہ ہو رہی ہے۔

**واشنگٹن ۲۸؍جون۔** معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ماہ میں بیکاروں کی تعداد میں بقدر ۴۰ لاکھ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اب یہ ایک کروڑ تین لاکھ ہے

**سری نگر ۲۹؍جون۔** تمام وادی کشمیر میں خطرناک آندھی کی وجہ سے مکانات کی چھتیں اڑ گئیں۔ درخت اکھڑ گئے۔ کئی پل الٹ گئے۔ بے شمار لوگ زخمی ہوئے ہیں

**کلکتہ ۲۸؍جون۔** انند بازار پتر کا لکھتا ہے کہ دریائے میگنا میں ایک کشتی جس میں ۱۶۰ افراد بیٹھے تھے۔ طوفان باد کی وجہ سے الٹ گئی۔ ۴۰ جانیں ضائع ہو گئیں ۱۲۰ افراد نے بڑی مشکل سے جان بچائی۔

**شملہ ۲۹؍جون۔** آج پنجاب اسمبلی میں جب ہندو عورتوں کے لئے طلاق حاصل کرنے کے حق کا بل پیش ہوا۔ تو ایک ہندو ممبر نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک ہندو عورت کبھی بھی اپنے خاوند سے علیحدگی پسند نہیں کرتی۔ اس پر ایک کانگرسی ممبر نے کہا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی سے دریافت کر لیا ہے۔ سپیکر نے ان الفاظ کو واپس لینے کا حکم دیا۔ مگر ممبر نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں ہاؤس سے باہر جانے کو تیار ہوں۔ لیکن الفاظ واپس نہیں لوں گا۔ ایک ہندو ممبر نے کہا کہ اس بل سے شہری عورتیں جب چاہیں گی خاوندوں سے علیحدہ ہو جائیں گی۔ اس پر عورت ممبرات نے سخت پروٹسٹ کیا اور کہا کہ اگر ایسے الفاظ پھر کہے گئے تو ہم واک آؤٹ کر جائیں گی۔

**شملہ ۲۹؍جون۔** لیڈی لنلتھگو نے تپ دق کے انسداد کے لئے جو اپیل کی تھی۔ اس کے جواب میں ۱۵؍جون شنبہ تک ۱۰-۲-۲۴۱۲۹۱۹ وصول ہو چکے ہیں۔


عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی